# 21694-کفار سے مشابہت کے ضوابط واصول

## سوال

یورپ والوں سے مشابہت کے ضوابط کیا ہیں ؟ ؟

کیا ہر وہ نئی اور جدید چیز جو یورپ سے ہمارے ہاں آئے وہ ان سے مشابہت ہے ؟

یعنی دوسروں معنوں میں اس طرح کہ : ہم کسی چیز پر کفار سے مشابہت ہونے کی بنا پر حکم کیا اطلاق کیسے کرسکتے ہیں کہ وہ حرام ہے ؟

## پسندیدہ جواب

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے"

سنن ابوداود کتاب اللباس حدیث نمبر (3512) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود حدیث نمبر (3401) میں اسے حسن صحیح قرار دیا ہے.

المناوی اور العلقمی کہتے ہیں :

یعنی ظاہر میں انکی شکل وصورت اختیار کرے ، اور ان جیسا لباس پہنے ، اور لباس پہننے اور بعض افعال میں ان کے طریقہ پر چلے.

اور ملا علی القاری کہتے ہیں : یعنی مثلا جو شخص لباس وغیرہ میں اپنے آپ کو کفار کے مشابہ بنائے ، یا فاسق وفاجر قسم لوگوں ، یا صوفیوں اور صالح وابرار لوگوں سے مشابہت کرے ، "تو وہ انہی میں سے ہے" یعنی گناہ اور بھلائی میں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ "الصراط المستقیم" میں لکھتے ہیں :

امام احمد وغیرہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے ، اور اس حدیث سے کم از کم چیز کفار سے مشابہت کی حرمت ثابت ہوتی ہے ، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں ہے :

"تم میں سے جو انہیں اپنا دوست بنائے تو وہ انہی میں سے ہے"

اور یہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے قول جیسا ہی ہے کہ انہوں نے فرمایا :

"جس نے مشرکوں کی زمین میں گھر بنایا ، یا ان کے نیروز اور مہرجان تہوار منائے ، اور ان سے مشابہت اختیار کی حتی کہ مرگیا ، تو اسے روز قیامت انہیں کے ساتھ اٹھایا جائیگا"

اور اس پر بھی محمول کیا جاسکتا ہے کہ جس قدر وہ ان سے مشابہت اختیار کریگا اسی حساب سے وہ ان میں شامل ہوگا ، اگر تو وہ کفر یا معصیت یا انکی علامت اور شعار ہو تو اس کا حکم بھی اسی طرح کا ہوگا.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعاجم سے مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے"

اسے ابو قاضی ابو یعلی نے ذکر کیا ہے، اور اس سے کئی ایک علماء نے غیر مسلمانوں کی شکل وشباہت اختیار کرنے کی کراہت پر استدلال کیا ہے "اھ

دیکھیں : عون المعبود شرح سنن ابو داود.

اور پھر کفار سے مشابہت دو طرح کی ہے :

حرام مشابہت.

اور مباح مشابہت.

پہلی قسم : حرام مشابہت :

وہ یہ ہے کہ کسی ایسے فعل کو سر انجام دینا جو کفار کے دین کے خصائص میں سے ہے، اور اسکا علم بھی ہو، اور یہ چیز ہماری شرع میں نہ پائی جائے... تو یہ حرام ہے، اور بعض اوقات تو کبیرہ گناہ میں شامل ہوگی، بلکہ دلیل کے حساب سے تو بعض اوقات کفر بن جائیگی.

چاہے کسی شخص نے اسے کفار کی موافقت کرتے ہوئے کیا ہو، یا پھر اپنی خواہش کے پیچھے چل کر، یا کسی شبہ کی بنا پر جو اس کے خیال میں لائے کہ یہ چیز دنیا و آخرت میں فائدہ مند ہے.

اور اگر یہ کہا جائے کہ : کیا اگر کسی نے یہ عمل جہالت کی بنا پر کیا تو کیا وہ اس سے گنہگار ہوگا، مثلا جیسے کوئی عید میلاد یا سالگرہ منائے ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ :

جاہل اپنی جہالت کی بنا پر گنہگار نہیں ہوگا، لیکن اسے تعلیم دی جائیگی اور بتایا جائیگا، اور اگر وہ پھر بھی اصرار کرے تو گنہگار ہوگا.

دوسری قسم : جائز تشبہ :

یہ ایسا فعل سر انجام دینا ہے جو اصل میں کفار سے ماخوذ نہیں، لیکن کفار بھی وہ عمل کرتے ہیں، تو اس میں ممنوع مشابہت نہیں، لیکن ہوسکتا ہے اسمیں مخالفت کی منفعت فوت ہو رہی ہو.

اہل کتاب کے ساتھ دینی امور میں مشابہت کچھ شروط کے ساتھ مباح ہے :

1- وہ عمل انکی عادات اور شعار میں شامل نہ ہوتا ہو، جس سے ان کفار کی پہچان ہوتی ہے.

2- یہ کہ وہ عمل اور امر انکی شریعت میں سے نہ ہو، اور اسکا انکی شریعت میں سے ہونے کو کوئی ثقہ ناقل ہی ثابت کر سکتا ہے، مثلا اللہ تعالی ہمیں اپنی کتاب قرآن مجید میں بتا دے، یا پھر اپنے رسول کی زبان سے بتا دے، یا پھر متواتر نقل سے ثابت ہو جائے، جیسا کہ پہلی امتوں میں سلام کے وقت جھکنا جائز تھا.

3–ہماری شریعت میں اسکا خاص بیان نہ ہو، لیکن اگر موافقت یا مخالفت میں خاص بیان ہو تو ہم اس پر اکتفا کرینگے جو ہماری شریعت میں آیا ہے.

4–یہ موافقت کسی شرعی امور کی مخالفت کا باعث نہ بن رہی ہو.

5–ان کے تہواروں میں موافت نہ ہو.

6–اس میں موافقت مطلوبہ ضرورت کے مطابق ہو، اس سے زائد نہ ہو.

دیکھیں : کتاب السنن والآثار فی النھی عن التشبہ بالکفار تالیف سھیل حسن صفحہ (58–59).

واللہ اعلم.